سوال

اگر کوئی نیک وصالح بیوی اپنے خاوند سے محبت رکھتی ہو اور اس کی عزت کی حفاظت کرے اور خاوند کے ساتھ اس طرح معاملات کرے جس طرح کسی چھوٹے بچے کے ساتھ بڑی رحمدلی ومحبت کے ساتھ کیے جاتے ہیں، اور خاوند کو ہر طرح خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہو، اور خاوند بھی اس سے بہت خوش ہو تو ایسی بیوی کو کیا اجروثواب حاصل ہوگا، اور اسی طرح اگر کوئی خاوند اپنی بیوی سے بالکل ایسا ہی معاملہ کرتا ہے تو اسے کیا اجر وثواب حاصل ہوگا؟

جواب

الحمد للہ

میری اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے وہ آپ دونوں کی آپس میں محبت ومودت کو قائم ودائم رکھے، اور سب مسلمانوں کے گھروں کو بھی بالکل اسی طرح محبت ومودت سے بھر دے جس طرح آپ کے گھر میں حسن معاشرت پائی جاتی ہے

میری سوال کرنے والی بہن: میں آپ کو وہ بہت ساری خوشخبریاں سنانا چاہتا ہوں جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیوی کے متعلق بتائی ہیں جس کی حالت آپ نے اپنے سوال میں بیان کی ہے:

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب عورت نماز پنجگانہ کی پابندی کرتی ہو اور رمضان المبارک کے روزے رکھتی ہو، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری کرتی ہو، تو اسے کہا جائیگا کہ تم جس بھی دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہوجاؤ"

مسند احمد (1/191) مسند احمد کے محققین حضرات نے اس حدیث کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1932) میں اسے حسن قرار دیا ہے

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میں تمہارے ایسے مردوں کے متعلق نہ بتاؤں جو جنتی ہیں؟

ہم نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ کیوں نہیں ہمیں ضرور بتائیں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نبی جنت میں ہیں، اور صدیق جنت میں ہیں، اور وہ شخص جو مصر والی سائڈ پر اپنے کسی بھائی سے صرف اللہ کے لیے ملاقات کرنے جاتا ہے وہ جنت میں ہے

کیا میں تمہیں تمہاری ایسی عورتوں کے بارہ میں نہ بتاؤں جو جنتی ہیں؟

ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں ہمیں ضرور بتائیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وہ عورت جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والی ہو جب ناراض ہوجائے یا اس سے برا سلوک کیا جائے یا پھر اس کا خاوند ناراض ہوجائے تو وہ عورت کہے یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے ، میں تو اس وقت تک آرام نہیں کرونگی جب تک تم راضی نہیں ہوجاتے "

اسے امام طبرانی نے المعجم الاوسط (206/2) میں روایت کیا ہے ، یہ کئی اور صحابہ کرام سے بھی مروی ہے اسی لیے علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (3380) میں اور صحیح الترغیب حدیث نمبر (1942) میں حسن قرار دیا ہے

اور حصین بن محصن رضی اللہ تعالی عنہ اپنی پھوپھی سے بیان کرتے ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ :

" وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کام کے لیے گئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وہ ضرورت پوری کردی اور فرمایا :

" کیا تمہارا خاوند ہے ؟

تو انہوں نے عرض کیا : جی ہاں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم اس کے لیے کیسی ہو ؟

تو وہ عرض کرنے لگیں : میں اس کے حق میں کوئی کوتاہی نہیں کرتی ، الا یہ کہ جس سے میں عاجز آجاؤں .

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم یہ خیال رکھنا کہ تم اس کے لیے کیسی ہو ، کیونکہ وہ (یعنی تمہارا خاوند) تمہاری جنت یا جہنم ہے "

اسے امام احمد نے مسند احمد (341/4) میں روایت کیا ہے ، مسند احمد کے محققین نے اس کی سند کو حسن کا احتمال دیا ہے

اور امام منذری نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے ، اور امام حاکم نے مستدرک حاکم (383/6) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1933) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

فیض القدیر میں المناوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

" یعنی تیرے جنت میں داخل ہونے کا سبب یہ ہے کہ خاوند تجھ سے راضی ہو ، اور تیرے جہنم میں داخل ہونے کا سبب یہ ہے کہ خاوند تجھ سے ناراض ہو ، اس لیے تم اپنے خاوند کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو ، اور جو اللہ کی نافرمانی نہ ہو اس میں خاوند کے حکم کی مخالفت مت کرو " انتہی

دیکھیں : فیض القدیر (60/3) .

اور اگر خاوند اپنی بیوی سے حسن معاشرت اور بہتر سلوک کرتا ہے تو اس خاوند کے لیے جو بشارت وارد ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کمال ایمان کی گواہی دی ہے جو جنت میں داخل ہونا واجب کرتا اور اسے سب لوگوں پر افضلیت دیتا ہے

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو حسن اخلاق کا مالک ہے، اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے لیے اخلاق طور پر بہتر ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1162) ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

مزید آپ سوال نمبر (43123) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

88353